***Journal of Religion & Society* (JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

The Qur'anic Causes and Consequences of Concealing the Truth and Its Manifestations in Pakistani Society: An Analytical Study

اخفاءِ حق کے قرآنی اسباب ونتائج اور پاکستانی معاشرے میں اس کے مظاہر: ایک تجزیاتی مطالعہ

Humaira Rasheed
MS Islamic Studies Scholar, Lecturer, Department of Islamic Studies,
HITEC University Taxila Cantt, Punjab, Pakistan
rasheedhumera02@gmail.com
Dr. Saeed Ahmad
Lecturer, Department of Islamic Studies,
HITEC University Taxila Cantt, Punjab, Pakistan
Saeed.ahmad@hitecuni.edu.pk

Abstract:
This study examines the Qur'anic causes and consequences of concealing the truth (Ikhfāʾ al-Ḥaqq) and analyzes its manifestations in Pakistani society. The Qur'an strongly condemns the deliberate concealment of truth, particularly when individuals or groups recognize the truth but suppress it because of worldly interests, envy, prejudice, group loyalty, fear, personal desires, or the protection of positions and vested interests. The Qur'anic accounts of the Children of Israel provide prominent examples of this conduct, demonstrating how the concealment of divine guidance and established truths can lead to moral and spiritual decline. Using an analytical and applied methodology, this study explores the linguistic and conceptual meanings of *Ikhfāʾ al-Ḥaqq* and identifies its major causes and consequences in the light of the Qur'an and Sunnah. It further examines the phenomenon through selected Qur'anic examples, particularly the conduct of the Children of Israel, and relates these principles to contemporary Pakistani society. The study identifies various manifestations of concealing the truth in religious, family, educational, commercial, judicial, media, and administrative contexts. It argues that concealing truth undermines social trust, weakens justice and accountability, promotes moral decline, and contributes to individual and collective injustice. The study concludes that the Qur'anic principles of truthfulness, justice, intellectual honesty, testimony to truth, accountability, and moral responsibility provide an effective framework for addressing the problem of concealing truth in contemporary society. The practical application of these principles can contribute significantly to strengthening transparency, social trust, ethical responsibility, and moral reform in Pakistani society.

Keywords: Concealment of Truth, Qur'an, Sunnah, Children of Israel, Truthfulness, Justice, Moral Responsibility, Social Reform, Pakistani Society.

تعارف:

اخفاءِ حق ایک اہم اخلاقی، دینی اور معاشرتی مسئلہ ہے جسے قرآنِ مجید نے نہایت وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہوئے اس کی سخت مذمت کی ہے۔ حق کے واضح ہو جانے اور اس کے علم میں آ جانے کے باوجود اسے چھپانا، اس کے اظہار سے گریز کرنا یا ذاتی، گروہی اور دنیاوی مفادات کی خاطر حقیقت کو لوگوں سے پوشیدہ رکھنا اخفاءِ حق کے مفہوم میں شامل ہے۔ قرآنِ مجید نے بالخصوص بنی اسرائیل کے طرزِ عمل کو اس حوالے سے نمایاں کیا ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ہدایت اور بعض واضح حقائق کو جاننے کے باوجود انہیں چھپایا۔ قرآنِ کریم نے اس رویے کے اسباب میں دنیاوی مفادات، حسد، تعصب، خواہشاتِ نفس اور باطل مفادات کے تحفظ جیسے عوامل کی نشاندہی کی ہے، جبکہ اس کے نتائج میں اللہ تعالیٰ کی لعنت، ہدایت سے محرومی، قلبی و اخلاقی انحطاط، اجتماعی گمراہی اور اخروی عذاب کو نمایاں کیا ہے۔ زیرِ نظر تحقیقی مقالے میں اخفاءِ حق کے لغوی و اصطلاحی مفہوم، قرآنِ مجید کی روشنی میں اس کے بنیادی اسباب و نتائج اور بنی اسرائیل کے طرزِ عمل کا تجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہے۔ بعد ازاں انہی قرآنی اصولوں کی روشنی میں پاکستانی معاشرے میں اخفاءِ حق کے مختلف مظاہر، بالخصوص مذہبی، خاندانی، تعلیمی، تجارتی، عدالتی، ذرائع ابلاغ اور انتظامی شعبوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ تحقیق سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اخفاءِ حق کا رویہ صرف سابقہ اقوام تک محدود نہیں بلکہ عصرِ حاضر میں بھی مختلف صورتوں میں موجود ہے۔ اس کے نتیجے میں معاشرتی اعتماد، عدل، شفافیت اور اخلاقی ذمہ داری کمزور ہوتی ہے۔ قرآنِ مجید کی تعلیمات کی روشنی میں امانتِ علم، شہادتِ حق، عدل، صداقت، احتساب اور اخلاقی تربیت کو فروغ دے کر اس مسئلے کا مؤثر تدارک کیا جا سکتا ہے۔

اسلام نے انسانی زندگی کی بنیاد حق، عدل، امانت اور صداقت پر قائم کی ہے۔ قرآنِ مجید نے انسان کو حق کی معرفت کے ساتھ اس کی پیروی اور اس کے اظہار کی بھی ذمہ داری سونپی ہے۔ اس کے برعکس حق کو جانتے بوجھتے چھپانا، حقیقت کو پوشیدہ رکھنا یا ذاتی مفادات کی خاطر حق کے اظہار میں رکاوٹ پیدا کرنا ایک سنگین اخلاقی و دینی جرم ہے۔ قرآنِ مجید نے اس رویے کو مختلف مقامات پر سختی سے منع کیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ"[i]

اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور جانتے بوجھتے حق کو نہ چھپاؤ۔"

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ حق کا علم رکھنے کے باوجود اسے چھپانا محض خاموشی نہیں بلکہ حق و باطل کے امتیاز کو متاثر کرنے والا ایک سنگین رویہ ہے۔ خصوصاً وہ شخص یا طبقہ جو علم اور اثر و رسوخ رکھتا ہو اور اس کے باوجود کسی مفاد کے تحت حقائق کو چھپائے، اس کی ذمہ داری مزید بڑھ جاتی ہے۔ قرآنِ مجید نے بنی اسرائیل کے واقعات کے ذریعے اخفاءِ حق کی متعدد صورتیں واضح کی ہیں۔ انہیں کتاب، علم اور ہدایت عطا ہوئی، لیکن ان میں سے بعض طبقات نے دنیاوی مفادات، حسد اور گروہی تعصب کی بنا پر حق کو چھپانے کا طرزِ عمل اختیار کیا۔ قرآن نے اس رویے کو صرف ایک تاریخی واقعہ کے طور پر بیان نہیں کیا بلکہ امتِ مسلمہ کو اس سے عبرت حاصل کرنے کی دعوت دی ہے۔

موجودہ دور میں اگرچہ اخفاءِ حق کی صورتیں بدل گئی ہیں، لیکن اس کے بنیادی محرکات بڑی حد تک وہی ہیں۔ مذہبی معاملات میں علمی حقائق کو مصلحت کی خاطر چھپانا، خاندان میں کسی ظلم یا زیادتی کو سماجی دباؤ کے تحت چھپانا، تجارت میں مال کے عیوب کو پوشیدہ رکھنا، علمی میدان میں تحقیق کے حقائق کو چھپانا، عدالتی معاملات میں شہادتِ حق سے گریز کرنا اور ذرائع ابلاغ میں مفادات کی خاطر بعض حقائق کو منظرِ عام پر نہ لانا

اسی اخلاقی مسئلے کی مختلف صورتیں ہیں۔اسی تناظر میں زیرِ نظر تحقیق کا مقصد قرآنِ مجید کی روشنی میں اخفاءِ حق کے اسباب و نتائج کا جائزہ لیتے ہوئے پاکستانی معاشرے میں اس کے معاصر مظاہر کا تجزیاتی مطالعہ پیش کرنا ہے۔

اخفاءِ حق کا لغوی مفہوم

عربی زبان میں اخفاء کا مادہ "خ ف ي" ہے، جس کے بنیادی معنی پوشیدہ کرنے، چھپانے اور ظاہر نہ کرنے کے ہیں۔اس کے مقابلے میں اظہار، ابداء اور اعلان کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔[ii]

جب "اخفاء" کو "حق" کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے تو اس سے مراد کسی معلوم حقیقت کو لوگوں سے پوشیدہ رکھنا یا اسے ظاہر نہ کرنا ہے۔حق کے معنی ثابت، درست، سچی اور واجب چیز کے ہیں[iii]۔ قرآنِ مجید میں "حق" مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے، تاہم زیرِ بحث موضوع میں حق سے مراد وہ درست اور ثابت حقیقت ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح کی گئی ہو یا جس کا علم و ثبوت انسان کے سامنے موجود ہو[iv]۔ لہٰذا اخفاءِ حق سے مراد یہ ہے کہ کسی شخص یا گروہ کے سامنے حق واضح اور معلوم ہونے کے باوجود اسے دانستہ طور پر پوشیدہ رکھا جائے یا اس کے اظہار سے گریز کیا جائے۔[v]

اخفاءِ حق کا اصطلاحی مفہوم

اصطلاحی اعتبار سے اخفاءِ حق صرف کسی بات کا نہ بتانا نہیں، بلکہ اس میں یہ عنصر بنیادی حیثیت رکھتا ہے کہ حق معلوم ہو اور اس کے باوجود کسی مفاد، خوف، تعصب، حسد، خواہش یا مصلحت کے تحت اسے چھپایا جائے۔[vi]

قرآنِ مجید نے فرمایا:

"إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ"[vii]

"بے شک جو لوگ ہماری نازل کردہ واضح دلیلوں اور ہدایت کو، اس کے باوجود کہ ہم نے اسے کتاب میں لوگوں کے لیے کھول کر بیان کر دیا ہے، چھپاتے ہیں، ان پر اللہ لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں۔"

اس آیت میں "يَكْتُمُونَ" کا استعمال واضح کرتا ہے کہ حقائق کا دانستہ اخفاء قرآنِ مجید کے نزدیک قابلِ مذمت رویہ ہے۔[viii]

قرآنِ مجید کی روشنی میں اخفاءِ حق کے اسباب

قرآنِ مجید کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اخفاءِ حق کے پیچھے مختلف نفسیاتی، معاشرتی اور مادی عوامل کارفرما ہو سکتے ہیں۔ جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

دنیاوی مفادات

اخفاءِ حق کا ایک بنیادی سبب دنیاوی منفعت ہے۔جب حق کا اظہار کسی شخص کے مالی، سیاسی، سماجی یا شخصی مفاد کو متاثر کرے تو وہ اسے چھپانے کی کوشش کر سکتا ہے۔بنی اسرائیل کے بعض طبقات کے رویے میں یہی پہلو نمایاں تھا۔وہ حق کو پہچانتے تھے لیکن اس کے اظہار سے ان کے مذہبی و سماجی مفادات متاثر ہوتے تھے۔ قرآنِ مجید نے فرمایا:

"فَبِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ أَنْ يَكْفُرُوا بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ بَغْيًا"[ix]

یہ رویہ اس حقیقت کی نشاندہی کرتا ہے کہ دنیاوی مفاد انسان کو معلوم حق سے انحراف پر آمادہ کر سکتا ہے۔

حسد اور بغض

حق کے اخفاء کا دوسرا سبب حسد ہے۔ بعض اوقات انسان کسی شخص یا گروہ میں موجود فضیلت یا حقانیت کو تسلیم کرنے کے بجائے حسد کی بنا پر اسے چھپانے یا اس کا انکار کرنے لگتا ہے۔ قرآنِ مجید نے اہلِ کتاب کے بعض افراد کے بارے میں فرمایا:

"وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ"[x]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حسد انسان کو معلوم حقیقت کے مقابلے میں تعصب اختیار کرنے پر آمادہ کر سکتا ہے۔

گروہی تعصب

جب انسان حق کو معیار بنانے کے بجائے اپنے گروہ، جماعت، خاندان، مسلک یا ادارے کو معیار بنالیتا ہے تو حق کا اظہار متاثر ہو سکتا ہے۔ قرآنِ مجید نے سابقہ اقوام میں اسی قسم کی گروہی وابستگی کی نشان دہی کی ہے۔

"كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ"[xi]

ہر گروہ اسی پر خوش ہے جو اس کے پاس ہے۔"

گروہی تعصب حق کی غیر جانب دارانہ شناخت میں رکاوٹ بنتا ہے اور بعض اوقات انسان اپنے گروہ کی غلطی کو بھی چھپانے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔

منصب اور قیادت کا تحفظ

مذہبی یا سماجی قیادت سے وابستہ افراد بعض اوقات حقائق کے اظہار کو اپنے منصب کے لیے خطرہ سمجھتے ہیں۔ قرآنِ مجید میں بنی اسرائیل کے بعض اہلِ علم کا طرزِ عمل اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ علم رکھنے کے باوجود حق کو چھپانا انسان کو دینی خیانت تک پہنچا سکتا ہے۔

خواہشاتِ نفس

خواہشِ نفس بھی اخفاءِ حق کا اہم سبب ہے۔ انسان بعض اوقات حق کو اس لیے چھپاتا ہے کہ حق کو تسلیم کرنے کی صورت میں اسے اپنی خواہشات، مفادات یا سابقہ رویوں کو تبدیل کرنا پڑے گا۔

خوف اور مصلحت

بعض مواقع پر انسان کسی طاقتور فرد، ادارے یا گروہ کے خوف سے حق بیان نہیں کرتا۔ قرآنِ مجید نے شہادتِ حق کے معاملے میں اس مصلحت پسندی کو رد کرتے ہوئے فرمایا:

"وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ"[xii]

اور گواہی نہ چھپاؤ، اور جو اسے چھپائے تو بے شک اس کا دل گناہ گار ہے۔"

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ خوف یا مصلحت کی بنا پر حق چھپانا اخلاقی طور پر قابلِ مواخذہ ہے۔

قرآنِ مجید کی روشنی میں اخفاءِ حق کے نتائج

اللہ تعالیٰ کی لعنت

اخفاءِ حق کا سب سے واضح قرآنی نتیجہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے[xiii]۔ ارشاد ہے:

"أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ"[xiv]

اس سے واضح ہے کہ حق کو جانتے بوجھتے چھپانا اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سبب بنتا ہے۔

ہدایت سے محرومی

جو شخص حق کے واضح ہو جانے کے باوجود اسے چھپاتا ہے، وہ دراصل اپنے لیے ہدایت کے دروازے بند کرتا ہے۔ حق سے اعراض مسلسل ہو تو انسان کے اندر حق کو قبول کرنے کی صلاحیت بھی کمزور ہو جاتی ہے۔

قلبی واخلاقی انحطاط

اخفاءِ حق انسان کے ضمیر اور اخلاقی شخصیت کو متاثر کرتا ہے۔ بار بار حق کو چھپانے سے جھوٹ، منافقت، مصلحت پرستی اور خیانت جیسے اوصاف پیدا ہو سکتے ہیں۔

اجتماعی گمراہی

جب حقائق جاننے والے لوگ خاموش ہو جائیں تو معاشرہ غلط معلومات اور باطل تصورات کا شکار ہو جاتا ہے۔ یوں اخفاءِ حق انفرادی گناہ سے بڑھ کر اجتماعی فساد کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

ظلم وناانصافی

شہادتِ حق کو چھپانا بالخصوص مظلوم کے حق کو متاثر کرتا ہے۔ اگر کسی معاملے میں گواہ حقیقت جانتا ہو لیکن اسے چھپا دے تو ظالم کو تقویت اور مظلوم کو محرومی حاصل ہوتی ہے۔

اخروی عذاب

قرآنِ مجید نے حقائق کو چھپانے والوں کے لیے سخت اخروی وعیدیں بیان کی ہیں۔ ارشاد ہے:

"إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ"[xv]

اس آیت میں حق کو دنیاوی منفعت کے عوض چھپانے کے انجام کو نہایت سخت الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

بنی اسرائیل: اخفاءِ حق کی نمایاں قرآنی مثال

قرآنِ مجید میں بنی اسرائیل کے بعض طبقات کا طرزِ عمل اخفاءِ حق کے حوالے سے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے کتاب اور علم عطا فرمایا تھا، لیکن انہوں نے بعض مواقع پر اس علم کو حق کے اظہار کے بجائے اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے استعمال کیا۔

حق کو جانتے ہوئے چھپانا

قرآنِ مجید فرماتا ہے:

"الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ"[xvi]

"جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے ایسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔"

یہ آیت اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ بعض اہلِ کتاب رسول اللہ ﷺ کی حقانیت سے متعلق واضح معرفت رکھتے تھے، لیکن اس معرفت کے باوجود حق کو قبول کرنے میں رکاوٹیں موجود تھیں۔

حق وباطل کو خلط ملط کرنا

قرآنِ مجید نے فرمایا:

"وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ"[xvii]

حق کو باطل کے ساتھ ملانے سے حقیقت کا صحیح ادراک متاثر ہوتا ہے۔ یہ رویہ بھی اخفاءِ حق کی ایک صورت بن سکتا ہے، کیونکہ حق کو واضح طور پر پیش کرنے کے بجائے اسے باطل کے ساتھ اس طرح ملا دیا جاتا ہے کہ عام انسان کے لیے حقیقت تک پہنچنا مشکل ہو جائے۔

علم کی امانت میں خیانت

بنی اسرائیل کے واقعات سے یہ اہم اصول سامنے آتا ہے کہ علم بذاتِ خود فضیلت ہے، لیکن علم رکھنے کے بعد حق چھپانا اس فضیلت کو وبال میں تبدیل کر سکتا ہے۔ اس لیے اہلِ علم کی ذمہ داری عام افراد سے زیادہ ہے۔

پاکستانی معاشرے میں اخفاءِ حق کے مظاہر

قرآنِ مجید کے بیان کردہ اصولوں کا اطلاق عصرِ حاضر کے معاشرتی حالات پر کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اخفاءِ حق مختلف شعبوں میں مختلف صورتوں میں ظاہر ہو سکتا ہے۔

مذہبی و دینی میدان

دینی میدان میں اخفاءِ حق کی ایک صورت یہ ہو سکتی ہے کہ کسی مسئلے کی حقیقت معلوم ہونے کے باوجود اسے ذاتی یا گروہی مفاد کی وجہ سے عوام کے سامنے واضح نہ کیا جائے۔ اسی طرح مسلکی تعصب کی بنا پر اپنے موقف کی کمزوریوں کو چھپانا اور مخالف موقف کے دلائل کو غیر ضروری طور پر پوشیدہ رکھنا بھی حق کے غیر جانب دارانہ اظہار کے منافی ہو سکتا ہے۔ تاہم یہاں یہ فرق ملحوظ رکھنا ضروری ہے کہ ہر اختلافِ رائے اخفاءِ حق نہیں۔ فقہی یا علمی اختلاف اس وقت اخفاءِ حق نہیں بنتا جب فریقین دیانت داری سے اپنے دلائل پیش کریں۔ اخفاءِ حق وہاں ہے جہاں حقیقت معلوم ہونے کے باوجود اسے دانستہ طور پر چھپایا جائے۔

خاندانی و معاشرتی معاملات

خاندانی معاملات میں بعض اوقات کسی فرد کے ظلم، زیادتی، ناانصافی یا حق تلفی کو خاندان کی عزت، سماجی دباؤ یا تعلقات کے تحفظ کی خاطر چھپا دیا جاتا ہے۔ اگر کسی مظلوم کا حق صرف اس وجہ سے دبایا جائے کہ خاندان کی بدنامی نہ ہو تو یہ رویہ قرآنی اصولِ عدل کے خلاف ہے۔ قرآنِ مجید کا حکم ہے:

"كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ"[xviii]

عدل پر مضبوطی سے قائم رہو، اللہ کے لیے گواہی دینے والے بنو۔"

تعلیمی و علمی میدان

تعلیمی و تحقیقی میدان میں اخفاءِ حق کی صورت اس وقت پیدا ہو سکتی ہے جب محقق کسی تحقیق کے ایسے نتائج کو جان بوجھ کر چھپا دے جو اس کے مفروضے یا ذاتی مفاد کے خلاف ہوں۔ اسی طرح حوالہ جات میں خیانت، نتائج میں دانستہ تبدیلی یا کسی دوسرے محقق کے علمی کام کو مناسب اعتراف کے بغیر استعمال کرنا علمی امانت کے منافی ہے۔ اسلامی علمی روایت میں علم کو امانت قرار دیا گیا ہے؛ اس لیے اہلِ علم کی ذمہ داری ہے کہ وہ علمی نتائج کو دیانت داری کے ساتھ پیش کریں۔[xix]

کاروباری معاملات

تجارتی زندگی میں اخفاءِ حق کی متعدد صورتیں ہو سکتی ہیں۔ مثلاً کسی چیز کا عیب جانتے ہوئے خریدار سے چھپانا، مال کے معیار کے بارے میں غلط تاثر دینا، وزن یا مقدار میں کمی کرنا، یا ایسی معلومات چھپانا جو خریدار کے فیصلے پر اثر انداز ہو سکتی ہوں۔ قرآنِ مجید نے فرمایا:

"وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ"[xx]

خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے۔"

یہ آیات تجارتی معاملات میں شفافیت اور دیانت کی بنیادی اہمیت واضح کرتی ہیں۔

عدالتی اور قانونی معاملات

عدالت میں حقائق جانتے ہوئے گواہی چھپانا اخفاءِ حق کی ایک براہِ راست صورت ہے۔ قرآنِ مجید نے شہادت چھپانے سے واضح طور پر منع کیا ہے:

"وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ"[xxi]

اگر گواہ کسی جرم، ظلم یا حق تلفی کو جانتا ہو اور ذاتی تعلق، خوف یا مفاد کی وجہ سے حقیقت بیان نہ کرے تو اس کا اثر صرف ایک فرد تک محدود نہیں رہتا بلکہ انصاف کے پورے نظام کو متاثر کرتا ہے۔[xxii]

ذرائع ابلاغ اور سوشل میڈیا

موجودہ دور میں معلومات کی ترسیل کا دائرہ بہت وسیع ہو چکا ہے۔ ذرائع ابلاغ اور سوشل میڈیا میں اخفاءِ حق کی صورت صرف کسی خبر کو چھپانے تک محدود نہیں؛ کسی اہم حقیقت کو جان بوجھ کر نظر انداز کرنا، یک طرفہ معلومات پیش کرنا یا سیاق و سباق چھپا کر ایسا تاثر پیدا کرنا جو حقیقت سے مختلف ہو، بھی حقائق کے غیر دیانت دارانہ اخفاء کی صورت بن سکتا ہے۔ اسی لیے قرآنِ مجید کا اصول: "فَتَبَيَّنُوا" تحقیق کر لیا کرو۔[xxiii] معلوماتی دور میں خصوصی اہمیت رکھتا ہے۔

سرکاری و انتظامی معاملات

سرکاری امور میں معلومات کی عدم شفافیت، اختیارات کے استعمال سے متعلق حقائق کو چھپانا، عوامی مفادات سے متعلق ضروری معلومات فراہم نہ کرنا یا کسی معاملے کی اصل صورتِ حال کو ذاتی یا ادارہ جاتی مفاد کے لیے پوشیدہ رکھنا بھی اخفاءِ حق کے وسیع تر مفہوم سے متعلق ہو سکتا ہے۔ یہاں بھی یہ اصول ملحوظ رہنا چاہیے کہ ہر سرکاری معلومات کا عام کرنا ضروری نہیں؛ ریاستی راز یا قانونی طور پر محفوظ معلومات کا تحفظ الگ معاملہ ہے۔ اخفاءِ حق اس وقت قابلِ مذمت ہو گا جب کسی جائز حق کو دبانے یا ناجائز مفاد کے تحفظ کے لیے حقیقت چھپائی جائے۔

پاکستانی معاشرے میں اخفاءِ حق کے اسباب و اثرات

پاکستانی معاشرے میں اخفاءِ حق کے مذکورہ مظاہر کا جائزہ لیا جائے تو ان کے پس منظر میں کئی عوامل نظر آتے ہیں۔ ان میں ذاتی اور خاندانی مفادات، سماجی دباؤ، برادری اور گروہی وابستگی، سیاسی و ادارہ جاتی مفادات، معاشی منفعت، خوف، مصلحت پسندی اور احتساب کے کمزور رجحانات قابلِ ذکر ہیں۔ معاشرتی سطح پر اس رویے کا سب سے بڑا نقصان اعتماد کا خاتمہ ہے۔ جب لوگ ایک دوسرے کے سامنے مکمل حقیقت بیان نہ کریں تو باہمی اعتماد کمزور ہوتا ہے۔ تجارت میں یہ رویہ صارف اور تاجر کے درمیان اعتماد کو متاثر کرتا ہے، خاندان میں رشتوں کو کمزور کرتا ہے، تعلیمی اداروں میں علمی معیار کو متاثر کرتا ہے اور عدالتی معاملات میں انصاف کے حصول میں رکاوٹ بنتا ہے۔ اخفاءِ حق کا دوسرا اہم نتیجہ

اجتماعی ضمیر کی کمزوری ہے۔ جب معاشرے میں لوگ حق جانتے ہوئے خاموش رہنے کو معمول بنا لیتے ہیں تو باطل قوتیں مضبوط ہوتی ہیں اور مظلوم افراد اپنی آواز مؤثر انداز میں نہیں اٹھا پاتے۔ تیسرا نتیجہ اخلاقی دوغلا پن ہے۔ انسان بسا اوقات زبان سے صداقت کی حمایت کرتا ہے لیکن عملی مفاد کے موقع پر حق چھپا لیتا ہے۔ یہ تضاد معاشرتی اخلاقیات کے لیے نقصان دہ ہے۔

اخفاءِ حق کے تدارک کے لیے قرآنی اصول

امانتِ علم

قرآن وسنت کی روشنی میں علم ایک امانت ہے۔ اہلِ علم کو چاہیے کہ وہ اپنی علمی ذمہ داری کو ذاتی مفاد سے بالاتر ہو کر ادا کریں۔

شہادتِ حق

قرآنِ مجید نے حق کی گواہی کو ایمان اور عدل کے تقاضوں سے جوڑا ہے۔ ارشاد ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ"[xxiv]

اس اصول کو معاشرتی زندگی میں مضبوط کیا جائے تو اخفاءِ حق کے بہت سے مظاہر کا سدباب ہو سکتا ہے۔

عدل وانصاف

عدل ایسا بنیادی قرآنی اصول ہے جو شخصی تعلقات، دشمنی، مفاد اور گروہی وابستگی سے بالاتر ہو کر حق کا ساتھ دینے کا تقاضا کرتا ہے۔

صداقت

سچائی صرف زبان سے درست بات کہنے کا نام نہیں بلکہ حقیقت کو دیانت داری سے پیش کرنا بھی صداقت کا حصہ ہے۔ معاشرے میں صداقت کی تربیت اخفاءِ حق کے رجحان کو کم کر سکتی ہے۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر

معاشرتی اصلاح کے لیے ضروری ہے کہ افراد اور ادارے ظلم، ناانصافی اور حق تلفی کے خلاف آواز اٹھانے کی اخلاقی صلاحیت پیدا کریں۔ تاہم اس عمل میں حکمت، علم اور شرعی اصولوں کی پابندی ضروری ہے۔

احتساب اور شفافیت

اداروں میں مؤثر احتساب، معلومات کی مناسب شفافیت اور ذمہ داری کا تعین اخفاءِ حق کے عملی امکانات کو کم کر سکتا ہے۔ قرآنِ مجید کا عمومی اصول ہے:إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا"[xxv]

بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔"

اللہ تعالیٰ کی نگرانی کا احساس فرد کے اندر داخلی احتساب پیدا کرتا ہے، جو بیرونی نگرانی سے زیادہ مؤثر اخلاقی قوت بن سکتا ہے۔[xxvi]

اخلاقی ودینی تربیت

اخفاءِ حق کا پائیدار علاج صرف قانونی اقدامات نہیں بلکہ اخلاقی تربیت بھی ہے۔ گھروں، مدارس، جامعات اور تعلیمی اداروں میں صداقت، امانت، عدل اور شہادتِ حق کی تربیت دی جائے تو معاشرے میں حق گوئی کا مزاج پیدا کیا جا سکتا ہے۔[xxvii]

نتائج تحقیق

اس تحقیقی مطالعے سے درج ذیل اہم نتائج سامنے آتے ہیں:

1. اخفاءِ حق قرآنِ مجید کی روشنی میں ایک سنگین اخلاقی اور دینی جرم ہے، خصوصاً جب حق واضح اور معلوم ہونے کے باوجود اسے دانستہ طور پر چھپایا جائے۔
2. قرآنِ مجید نے بنی اسرائیل کے بعض طبقات کے ذریعے اخفاءِ حق کی نمایاں مثالیں پیش کی ہیں اور واضح کیا ہے کہ علم وہدایت حاصل ہونے کے باوجود حق کو چھپانا انسان کے مواخذے کو مزید سنگین بناتا ہے۔
3. اخفاءِ حق کے بنیادی اسباب میں دنیاوی مفادات، حسد، تعصب، گروہی وابستگی، منصب کا تحفظ، خواہشِ نفس، خوف اور مصلحت پسندی شامل ہیں۔
4. اخفاءِ حق کا نتیجہ صرف آخرت کی سزا نہیں بلکہ دنیا میں بھی اخلاقی زوال، معاشرتی عدم اعتماد، ظلم، ناانصافی اور اجتماعی فساد کی صورت میں ظاہر ہو سکتا ہے۔
5. پاکستانی معاشرے میں اخفاءِ حق مذہبی، خاندانی، تعلیمی، تجارتی، عدالتی، ابلاغی اور انتظامی شعبوں میں مختلف صورتوں میں ظاہر ہو سکتا ہے۔
6. ہر اختلافِ رائے یا خاموشی کو اخفاءِ حق قرار دینا درست نہیں۔ اخفاءِ حق کے لیے حق کا معلوم ہونا اور اسے کسی ناجائز مفاد یا دانستہ مصلحت کی بنا پر چھپانا بنیادی عناصر ہیں۔
7. قرآنِ مجید کے بیان کردہ اصول: عدل، صداقت، امانتِ علم، شہادتِ حق، احتساب اور امر بالمعروف، اخفاءِ حق کے سدباب کے لیے بنیادی اصلاحی اصول فراہم کرتے ہیں۔

10۔سفارشات

1. تعلیمی اداروں میں علمی امانت اور تحقیقاتی دیانت کو باقاعدہ تربیتی موضوع بنایا جائے۔
2. مذہبی و دینی اداروں میں اختلافی مسائل کے بیان میں علمی دیانت، وسعتِ نظر اور حقائق کے غیر جانب دارانہ اظہار کو فروغ دیا جائے۔
3. تجارتی معاملات میں اشیاء کے عیوب، معیار، مقدار اور قیمت سے متعلق شفافیت کو یقینی بنایا جائے۔
4. عدالتی و قانونی نظام میں شہادتِ حق اور مظلوم کی مدد کے دینی و اخلاقی پہلوؤں کو اجاگر کیا جائے۔
5. ذرائع ابلاغ اور سوشل میڈیا کے استعمال میں تحقیق، تصدیق اور سیاق وسباق کی حفاظت کو بنیادی اخلاقی اصول بنایا جائے۔
6. خاندان اور برادری کی مصلحت کو عدل وانصاف پر ترجیح دینے کے بجائے قرآن کے اصولِ شہادتِ حق کو اختیار کیا جائے۔
7. سرکاری و انتظامی اداروں میں شفافیت، جواب دہی اور مناسب معلوماتی رسائی کے نظام کو مضبوط کیا جائے۔
8. مساجد، مدارس، جامعات اور تعلیمی اداروں میں صداقت، امانت، عدل اور حق گوئی کے موضوعات پر عملی اخلاقی تربیت کا اہتمام کیا جائے۔

9. معاشرے میں یہ شعور پیدا کیا جائے کہ حق کا علم ایک **امانت** ہے اور اس امانت کو ذاتی مفاد کی خاطر چھپانا اسلامی اخلاقیات کے منافی ہے۔

خاتمہ

اخفاءِ حق قرآنِ مجید کی نظر میں ایک ایسا رویہ ہے جو فرد کے اخلاقی کردار سے شروع ہو کر پورے معاشرے کے فکری اور اجتماعی نظام کو متاثر کر سکتا ہے۔ قرآنِ مجید نے بنی اسرائیل کے واقعات کے ذریعے واضح کیا کہ حق کو جانتے ہوئے اسے چھپانا اللہ تعالیٰ کی ناراضی، لعنت اور اخروی مواخذے کا سبب بن سکتا ہے۔ اس جرم کی سنگینی اس وقت مزید بڑھ جاتی ہے جب حق کے حامل افراد اپنے علم کو امانت سمجھنے کے بجائے اسے ذاتی، گروہی یا دنیاوی مفادات کے تابع کر دیں۔ معاصر پاکستانی معاشرے کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ اخفاءِ حق کی صورتیں بدل گئی ہیں، لیکن اس کے بنیادی محرکات آج بھی موجود ہیں۔ معاشی مفاد، سماجی دباؤ، گروہی تعصب، خوف، مصلحت اور منصب کا تحفظ مختلف شعبوں میں حق کے اظہار کی راہ میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔ نتیجتاً معاشرتی اعتماد کمزور، انصاف متاثر اور اجتماعی اخلاقیات زوال پذیر ہوتی ہیں۔

لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ قرآنِ مجید کے اصولِ صداقت، عدل، امانت، شہادتِ حق اور احتساب کو محض نظری تعلیمات کے طور پر نہیں بلکہ معاشرتی زندگی کے عملی اصولوں کے طور پر اپنایا جائے۔ فرد اگر حق کو پہچاننے کے ساتھ اسے دیانت داری سے بیان کرنے کی ذمہ داری محسوس کرے اور ادارے شفافیت و جواب دہی کو اختیار کریں تو اخفاءِ حق کے بہت سے مظاہر کا سدباب ممکن ہے۔ یہی قرآنی تعلیمات کی روشنی میں ایک صالح، عادل اور اخلاقی معاشرے کی تشکیل کی بنیادی راہ ہے۔

مصادر و مراجع

---

[i] البقرۃ:2:42

[ii] بلیاوی، عبدالحفیظ، مصباح اللغات:

[iii] عبدالمجید، جامع اللغات، اردو سائنس بورڈ، لاہور، ج1، ص136

[iv] اصفہانی، ابوالقاسم الحسین بن محمد بن المفضل الراغب الاصفہانی، المفردات فی غریب القرآن، دارالقلم، دمشق، بیروت، ص332

[v] الجرجانی، علی بن محمد بن علی سید شریف الجرجانی، التعریفات، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، ص120

[vi] وارث سرہندی، علمی اردو لغت، علمی کتاب خانہ، اردو بازار لاہور، ج1، ص87

[vii] البقرۃ:2:159

[viii] ابن منظور، محمد بن مکرم بن علی الافریقی المصری، لسان العرب، بیروت، دار صادر، 1990ء، ج5، ص638

[ix] البقرۃ:2:90

[x] البقرۃ:2:109

[xi] الروم:30:32

[xii] البقرۃ:2:283

[xiii] ابراہیم مصطفی، احمد حسن الزیّات، حامد عبدالقادر، محمد علی النجار، مترجم: ابن سرور محمد اویس، عبدالنصیر علوی، المعجم الوسیط (عربی۔اردو)، مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار لاہور، ستمبر 2004ء)، ص۔ 241

[xiv] البقرة:2:159

[xv] البقرة:2:174

[xvi] البقرة:2:146

[xvii] البقرة:2:42

[xviii] النساء:4:135

[xix] تھانوی، اشرف علی، بیان القرآن، دارالاشاعت، کراچی، پاکستان، جلد 1، ص376

[xx] المطففین:83:1

[xxi] البقرة:2:283

[xxii] ابن کثیر، حماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر، تفسیر قرآن العظیم، دارالسلام، ریاض، جلد اوّل، ص135

[xxiii] الحجرات:49:6

[xxiv] النساء:4:135

[xxv] النساء:4:1

[xxvi] مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، مکتبہ دارالاشاعت، کراچی، پاکستان، ص255

[xxvii] Naheed Akhter. (2022). *Homogenization of Moral Values Education into Secondary School Curriculum of Pakistan*. Pakistan Journal of Educational Research, 5(2)